بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا
روزنامہ الفضل
دارالامان قادیان
ایڈیٹر: غلام نبی — یوم یک شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷۔ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ؁

آج خطبہ جمعہ میں حضور نے موجودہ نازک ایام میں دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جماعت کے دوستوں کو تحریک فرمائی۔ کہ روزانہ مغرب یا کسی اور فرض نماز کی آخری رکعت میں سب لوگ مل کر دعائیں کیا کریں۔ اور مساجد میں تاریخ اسلام کا درس دیا جایا کرے۔ تاکہ صحابہ کی قربانیوں کے واقعات لوگوں کے دلوں میں تازہ رہیں۔ اور وہ بھی ویسی ہی ایمانی جرأت اور قربانی کا مادہ اپنے اندر پیدا کریں ؁ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے ؁ جناب میر قاسم علی صاحب بدستور علیل ہیں۔ دعائے صحت کی جائے ؁

جلد ۳۰ | ۱۹۔ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش | ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ | ۱۹۔ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۸۹

روزنامہ الفضل قادیان — ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ

مولوی محمد علی صاحب کی قیادت و امارت
کے متعلق
”پیغام صلح“ سے چند گزارشات

”پیغام صلح“ (۱۴۔ اپریل) نے ”انجمن اور امیر کا تعلق“ کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں ایک نئے انداز سے مولوی محمد علی صاحب کی قیادت اور امارت کی توضیح کی گئی ہے۔ اور تعجب یہ ہے۔ کہ اس توضیح کی بناء ایک ایسی تحریر پر رکھی ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ”انجمن“ کے لئے چارٹر قرار دیا جاتا اور ادعا کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ سے متعلق تمام دینی اور دنیوی امور کے فیصلہ کا حق صرف ”انجمن“ کو حاصل ہے۔ ”انجمن“ مختار کل ہے۔ اور جماعت کسی ایسی ہستی کو اپنا راہ نما نہیں منتخب کر سکتی، جو ”انجمن“ کی بھی راہ نما اور نگران ہو۔

”پیغام صلح“ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو تحریر پیش کی ہے۔ اور جو در اصل انجمن کے دائرہ عمل میں آنے والے انتظامی امور کے متعلق ہے۔ وہ ”پیغام صلح“ نے بایں الفاظ نقل کی ہے:۔

”میری رائے تو یہی ہے۔ کہ جس امر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے۔ اور کثرت رائے اس میں ہو جائے۔ تو وہی امر صحیح سمجھنا چاہیئے اور وہی قطعی ہونا چاہیئے۔ لیکن میں اس قدر زیادہ لکھنا پسند کرتا ہوں۔ کہ بعض دینی امور میں جو ہماری خاص اغراض سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجھ کو محض اطلاع دیجائے اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ یہ انجمن خلاف منشاء میرے ہرگز نہ کرے گی۔ لیکن صرف احتیاطاً لکھا جاتا ہے۔ کہ شائد وہ ایسا امر ہو۔ کہ خدا تعالےٰ کا اس میں کوئی خاص ارادہ ہو۔ اور یہ صورت صرف میری زندگی تک ہے۔ اور بعد میں صرف انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا“۔

اس تحریر سے ”پیغام صلح“ نے یہ استدلال کئے ہیں:۔

(۱) ”انجمن اگر چاہے۔ تو عارضی طور پر یہ اختیارات کسی امیر کی طرف منتقل کر سکتی ہے۔ جیسا کہ فقرہ ”ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا“ سے ظاہر ہے لیکن وہ اپنے ان اختیارات کو مستقل طور پر کسی مقتدر اور امیر کی طرف منتقل نہیں کر سکتی“۔

(۲) ”انجمن اگر چاہے۔ تو کسی صالح اور بلند مرتبت فائز کو تادم مرگ یہ اختیارات دے سکتی ہے۔ لیکن باوجود ساری زندگی یہ اختیارات رکھنے کے قائد کے لئے اختیارات عارضی ہوں گے“۔

(۳) ”امیر کی اطاعت اس لئے واجب ہے کیونکہ انجمن چاہتی ہے۔ کہ تمام افراد سلسلہ اس کے اشاروں پر حرکت کریں۔ اور سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں“۔

(۴) ”اگر کوئی سوال کرے۔ کہ حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ کو جو جماعت احمدیہ لاہور کے موجودہ امیر ہیں یہ آئینی قیادت کب سے اور کب تک حاصل ہے۔ اس کا جواب نہایت مختصر ہے۔ جب سے انجمن نے چاہا۔ اس وقت سے حاصل ہے اور جب تک انجمن چاہے گی۔ اس وقت تک حاصل رہے گی“۔

ان امور کے متعلق سب سے پہلی گزارش تو یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کر کے ”پیغام صلح“ نے جو تحریر پیش کی ہے۔ اس میں وہ الفاظ کہاں ہیں۔ جنہیں تقرر امیر کی بناء قرار دیا گیا ہے یعنی یہ کہ ”ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا“ پیغام کے پیش کردہ الفاظ میں ”ہر ایک امر“ کے الفاظ نہیں۔ بلکہ صرف یہ ہیں۔ ”بعد میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا“ اور صاف ظاہر ہے کہ دونوں فقروں میں بہت بڑا فرق ہے ؁

(۲) اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ امیر کے تقرر کے متعلق انجمن کا اجتہاد ”عارضی طور پر“ تو ”کافی“ سمجھا گیا ہے۔ لیکن مستقل طور پر نہیں۔ جب ہر ایک امر میں انجمن کا اجتہاد کافی ہے۔ تو اس ”ہر ایک امر میں“ مستقل طور پر اپنے اختیارات امیر کی طرف منتقل کرنا بھی یقیناً شامل ہونا چاہیئے ؁

(۳) انجمن نے جس کی طرف اپنے اختیارات منتقل کئے۔ اس کا منصب اس تحریر کے کس فقرہ کے رو سے ”امیر“ مقرر کیا جبکہ انجمن کے لحاظ سے ”پریزیڈنٹ“ منصب ہونا چاہیئے۔

(۴) ظاہر ہے۔ کہ اسی انجمن کو اس چارٹر کی وجہ سے اختیارات دیئے گئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں قائم ہو گئی تھی۔ اور جس کے ممبر مقرر ہو چکے تھے۔ کیا ان ممبروں نے متفقہ طور پر یا کثرت رائے سے انجمن کے اختیارات مولوی محمد علی صاحب کی طرف منتقل کئے۔ اگر کئے۔ تو کیوں ایسا کرنے والے ممبروں کے نام اور ان کی پاس کردہ قرارداد پیش کی جائے ؁

(۵) ”پیغام صلح“ کے ذہن میں جو ”انجمن“ ہے اس نے ابھی تک مولوی محمد علی صاحب کے متعلق یہ چاہا ہے۔ یا نہیں۔ کہ انہیں تادم مرگ اختیارات دیدے۔ اگر نہیں۔ تو یہ کس طرح سمجھا جائے۔ کہ انجمن ایسا کر بھی سکتی ہے۔

(۶) ”پیغام صلح“ کی ”انجمن“ نے اپنی کس نمبر اور کس تاریخ کی قرارداد میں اپنی اس چاہت کا ذکر کیا ہے کہ ”انجمن“ چاہتی ہے۔ کہ تمام افراد سلسلہ اس کے اشاروں پر حرکت کریں۔ اور سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں“ ؁

(۷) کیا ”انجمن“ نے اس چاہت کو پورا کرانے کے لئے کوئی عملی جد و جہد بھی کی۔ اگر کی ہے۔ تو کیا۔ اور اس کا نتیجہ کیا برآمد ہوا ہے ؁

(۸) کیا یہ واقعہ نہیں کہ آج "پیغام صلح" نے "انجمن کی چاہت کا جن الفاظ میں اعلان کیا ہے۔ اور جو یہ ہیں۔ کہ "تمام افراد سلسلہ اس (امیر) کے اشاروں پر حرکت کریں۔ اور سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں"۔ یہ فروری ۱۹۳۷ء میں "پیغام صلح" میں درج کئے گئے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کو قیادت اور امارت کا منصب ۱۹۱۴ء میں عطا کیا گیا۔ کیا اس درمیانی عرصہ میں "انجمن" نے اس بات کا تعین نہ کیا تھا۔ کہ وہ مولوی صاحب کے متعلق کیا چاہتی ہے۔ پھر کیا اس دوران میں اس طریق پر عمل کیا گیا۔ اگر کیا گیا تو از سر نو اس کے اعلان کی کیا ضرورت پیش آئی۔ اور اگر نہیں کیا گیا۔ تو اتنے سال کے بعد ایک نئی پابندی کیوں عائد کی گئی۔

(۹) "پیغام صلح" کو معلوم ہے۔ کہ آج اس نے جن الفاظ کو "انجمن" "نے چاہنے" کا شرف عطا کیا ہے۔ ان کے ساتھ ہی یہ الفاظ بھی تھے۔ کہ "ایک واجب الاطاعت امیر کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور ہو"۔ کیا اس فقرہ کو "انجمن" رد کر چکی ہے۔ کہ اب اس کو حذف کر دیا گیا ہے۔

(۱۰) کیا انجمن نے مولوی محمد علی صاحب کو تمام غیر مبایعین کے لئے واجب الاطاعت امیر بنا رکھا ہے۔ اور وہ ان کے ہر قول اور فعل کو اپنے لئے حجت سمجھتے ہیں۔ اگر نہیں تو پھر ان الفاظ کا کیا مطلب ہے۔ کہ "تمام افراد سلسلہ اس کے اشارہ پر حرکت کریں۔ اور سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں"۔ واجب الاطاعت ہستی کے بغیر یہ الفاظ کسی اور کے متعلق کس طرح استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

(۱۱) "پیغام صلح" کو یہ بتانے میں کیا حجاب ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو "آئینی قیادت" کب سے اور کب تک حاصل ہے۔ اس کا یہ جواب کہ "جب سے انجمن نے چاہا۔ اس وقت سے حاصل ہے۔ اور جب تک انجمن چاہے گی اس وقت تک حاصل رہے گی" بالکل مہمل ہے کیا جس وقت انجمن نے یہ "چاہا" کہ مولوی محمد علی صاحب کے سپرد آئینی قیادت کرے۔ اس کی کوئی تعیین نہیں ہو سکتی۔ کیا اس پر صدیاں گزر گئی ہیں یا لامحدود زمانہ بیت گیا ہے۔ اگر نہیں تو کیوں صحیح وقت نہیں بتایا جاتا۔ اور کیوں انجمن کی قرارداد پیش نہیں کی جاتی۔ کیا انجمن میں ایسا اندھیر کھاتا ہے۔ کہ اتنی بڑی قرارداد بھی اس کے رجسٹروں میں موجود نہیں۔

(۱۲) جب بالفاظ "پیغام صلح" انجمن کسی "صالح اور بلند مرتبت قائد" کو تادم مرگ آئینی قیادت دے کر خود اس کے اشاروں پر حرکت کرنا۔ اور اپنی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر رکھنا سعادت دارین سمجھتی ہے۔ اور انجمن کی خوش قسمتی سے اسے مولوی محمد علی صاحب ایسا انسان میسر بھی آ چکا ہے۔ جس کی طرف انجمن اپنے تمام اختیارات منتقل کر چکی۔ اور "آئینی قیادت" دے چکی ہے تو پھر یہ کہنے میں اسے کیا روک ہے۔ کہ آئینی قیادت تادم مرگ ان کے سپرد رہے گی کیا انجمن کو یہ خطرہ ہے۔ کہ ممکن ہے کسی وقت مولوی صاحب "صالح اور بلند مرتبت قائد" کہلانے کے مستحق نہ رہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ رویا اس انجمن کے نزدیک بھی پورا ہو جائے کہ "آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔" ورنہ تادم مرگ ان کے سپرد اختیارات کرنے کا اعلان نہ کرنے کی اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

درخواست ہائے دعا

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایف اے کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور چوہدری قمر الدین صاحب اور چوہدری عبد الواحد صاحب ٹیچر ہائی سکول قادیان بی۔ اے کے امتحان میں شامل ہونگے۔ (۲) محمد مالک صاحب بی۔ اے سیکرٹری انجمن احمدیہ گکھڑ کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ میعادی بخار بیمار ہیں (۳) اخوند محمد اکبر صاحب قادیان کی لڑکی قریباً ۱½ سال سے بیمار چلی آتی ہے۔ نیز ان کا لڑکا فیاض احمد خان ایف اے کا امتحان دے رہا ہے (۴) مولوی رحیم بخش صاحب بیگووال کے والد بیمار ہیں (۵) سید حمید الدین احمد صاحب کوٹھی بیمار ہیں۔ (۶) ڈاکٹر محمد اشرف صاحب سب اسسٹنٹ سرجن علی وال کا لڑکا محمد افضل ایف۔ اے کا امتحان دے رہا ہے (۷) بشارت احمد ابن مولوی عبد الرحمٰن صاحب ایگریکلچر کے امتحان میں شریک ہوا ہے (۸) چوہدری محمد حسین صاحب ملتان کا لڑکا عبد السلام جو میٹرک کے امتحان میں پنجاب بھر میں اول رہا تھا۔ اب ایف۔ اے کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ نیز چوہدری صاحب کا چھوٹا لڑکا عبد الماجد بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۹) چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور کے گھٹنے میں سخت تکلیف ہے۔ جسکی وجہ سے چلنے پھرنے میں دقت ہے (۱۰) چوہدری شکر اللہ خان صاحب کا لڑکا راجم صاحب ایم۔ اے مقیم اسکندریہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں (۱۱) حافظ فیض اللہ صاحب قادیان کی چھوٹی ہمشیرہ بیمار ہے احباب کے لئے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تمہاری ہمدردی ہر ایک کے لئے عام ہو

"قرآن انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا۔ کہ اپنے دشمن سے پیار کرو۔ بلکہ وہ کہتا ہے کہ چاہیئے کہ نفسانی رنگ میں تیرا کوئی بھی دشمن نہ ہو۔ اور تیری ہمدردی ہر ایک کے لئے عام ہو۔ مگر جو تیرے خدا کا دشمن تیرے رسول کا دشمن اور کتاب اللہ کا دشمن ہے وہی تیرا دشمن ہوگا۔ سو تو ایسوں کو بھی دعوت اور دعا سے محروم نہ رکھ۔ اور چاہیئے کہ تو ان کے اعمال سے دشمنی رکھے۔ نہ ان کی ذات سے۔ اور کوشش کرے۔ کہ وہ درست ہو جائیں۔ اور اس بارے میں فرماتا ہے۔ ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان و ایتاء ذی القربٰی۔ یعنی خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ اور پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو۔ جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے۔ کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں۔ کیونکہ احسان میں ایک خودنمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے۔ اور احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے۔ لیکن وہ جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے۔ وہ کبھی خودنمائی نہیں کر سکتا۔ پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے۔ جو ماں کی طرح ہو۔ اور یہ آیت نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے۔ بلکہ خدا کے متعلق بھی ہے۔ خدا سے عدل یہ ہے۔ کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرنا اور خدا سے احسان یہ ہے۔ کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اور خدا سے ایتاء ذی القربٰی یہ ہے۔ کہ اس کی عبادت نہ تو بہشت کے طمع سے ہو۔ اور نہ دوزخ کے خوف سے۔ بلکہ اگر فرض کیا جائے۔ کہ نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے۔ تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آئے"۔ (کشتی نوح)

ترجمۃ القرآن کی اشاعت میں حصہ لینے والے احباب

سابقہ رقوم کے بعد ذیل کے دو اصحاب کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے

(۱) بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان — ایک سو روپیہ

(۲) بابو اکبر علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر ریلوے ورکس قادیان دس جلدوں کی قیمت — ایک سو روپیہ

بیرونی احباب کو جلد توجہ فرمانی چاہیئے۔ بطور قرض جو رقم بھیجی جائے وہ کم از کم ۵۰ روپے کی ہو۔ اور زیادہ جتنی کوئی دوست دے سکیں۔ اور ترجمۃ القرآن کی قیمت کے طور پر دس روپے فی جلد کے حساب ارسال کئے جائیں۔ چونکہ پندرہ ہزار روپے کی رقم ایک ماہ کے اندر اندر جمع کرنی ضروری ہے اس لئے احباب کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ (ناظر بیت المال)

تبلیغی دورہ کا پروگرام

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی محمد احمد صاحب تبلیغی دورہ کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ ان کا پروگرام حسب ذیل ہوگا

منٹگمری	۱۸	اپریل	صبح ہفتہ
پاکپٹن	۲۰	"	سوموار
منٹگمری	۲۲	"	بدھ
اوکاڑہ	۲۲	"	شام "
لاہور	۲۴	"	جمعہ
گوجرانوالہ	۲۵	"	ہفتہ
وزیرآباد	۲۶	اپریل	اتوار

(ناظر دعوت و تبلیغ)

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات حکیم احمد دین صاحب جموں سلمہ اللہ

(مرسلہ نظارت تالیف و تصنیف)

سنہ ۱۹۰۱ء کے لگ بھگ کا ذکر ہے۔ کہ حضرت اقدس اور مولوی محمد حسین بٹالوی کا باہمی مقدمہ تھا اور دھاریوال میں ڈپٹی آیا ہوا تھا۔ وہیں تاریخ مقدمہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے ہمراہ یہ عاجز بھی تھا۔ دوسرے سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب تھے۔ اور سات یا آٹھ اور بھی احمدی تھے۔ جن کے نام میں نہیں جانتا۔ حضرت اقدس پالکی میں سوار تھے۔ اور سیٹھ صاحب ٹرانٹے یکہ پر۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص سیٹھ صاحب کے لئے منگوایا تھا۔ باقی ہم سب پیادہ پا ساتھ چلتے تھے۔

سیٹھ صاحب نے عذر کیا۔ کہ میں ساری عمر ایک ہی دفعہ یکہ پر سوار ہوا تھا۔ اور اس روز یکہ سے گر پڑا تھا۔ لہٰذا میں یکہ پر سواری نہیں کر سکتا۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ میں یکہ پر سوار ہوتا ہوں اور آپ پالکی میں سوار ہو جائیں۔ لیکن سیٹھ صاحب نے کہا۔ یہ ترک ادب ہے۔ اور میں یہ جرأت بالکل نہیں کر سکتا۔ آخر سیٹھ صاحب یکہ پر سوار ہو گئے۔ لیکن آگے راستہ میں جا کر یکہ سے گر پڑے۔ حضرت اقدس کو پتہ لگا۔ تو آپ پالکی سے اتر کر دوڑتے ہوئے وہاں پہنچے۔ اور ضربات کے متعلق دریافت فرمایا۔ اور بڑے اصرار سے فرمایا۔ کہ سیٹھ صاحب آپ ضرور پالکی میں بیٹھ جائیں۔ مگر سیٹھ صاحب نے بھی سخت انکار کیا۔ اور پیدل چلنے پر آمادہ ہو گئے۔ لیکن حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ اگر آپ پالکی میں بالکل نہیں بیٹھنا چاہتے۔ تو پھر اسی یکہ پر سوار ہو جائیں۔ آپ بھاری بھر کم ہیں۔ آپ سے چلا نہیں جائیگا۔ آخر سیٹھ صاحب پھر یکہ پر بیٹھ گئے۔ اور حضرت اقدس نے ہم میں سے چار آدمیوں کو یکہ کے ارد گرد متعین فرما دیا۔ کہ سیٹھ صاحب کی حفاظت کا خیال رکھو۔ کہ یہ یکہ سے گرنے نہ پائیں۔ چنانچہ ہم چاروں ان کے ہمرکاب رہے۔ راستہ میں ایک گاؤں آیا۔ جس کی مالکہ ایک سکھ عورت تھی اس گاؤں کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ (اس گاؤں کا نام غالباً گھنڈا ہے مرتب) گاؤں کے ساتھ ایک کنواں تھا۔ اور کنوئیں کے ساتھ ایک مکان تھا جو مسافروں کے لئے مخصوص تھا۔ حضور کے حکم سے ہم وہاں ٹھہر گئے۔ تا کہ نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھ لیں۔ چنانچہ حضور کی اقتدا میں ہم نے دوگانہ نمازیں ادا کیں۔ کیونکہ ہمارے ساتھ کوئی مولوی صاحب نہ تھے۔ تمام مولوی صاحبان مع حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ ایک اور گاؤں میں پہلے پہنچے ہوئے تھے۔ جہاں احمدی جماعت بھی تھی۔ اور وہاں شب باشی کا انتظام تھا۔ اور وہ گاؤں اس سکھوں کے گاؤں سے قریباً میل ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ حضرت اقدس کا ارادہ تھا۔ کہ نماز ادا کر کے پھر اس گاؤں میں پہنچ جائیں گے۔ مگر اس گاؤں کی مالکہ نے جب حضور کی آمد کا حال سنا۔ تو اس نے اپنا ایک کاردار مختار حضور کی خدمت میں بھیجا۔ جو مسلمان تھا۔ اس نے آ کر سب کو کھانڈ کا شربت پلایا۔ اور حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ سردارنی کہتی ہیں۔ کہ آپ اسی جگہ شب باش ہوں۔ اور طعام و قیام کا انتظام میرا ہو۔ حضرت اقدس نے عذر فرمایا۔ کہ کل تاریخ (مقدمہ) ہے اور آج کا انتظام فلاں گاؤں میں کر رکھا ہے اس لئے مجبوری ہے۔ ہم یہاں نہیں رہ سکتے۔ وہ مختار چلا گیا۔ اور ساتھ ہی واپس آیا۔ اور کہا۔ کہ سردارنی بہت آزردہ خاطر ہو کر عرض کرتی ہیں۔ کہ میرا دل آپ نے اس لئے توڑ دیا ہے۔ کہ میں عورت ہوں۔ اور بیوہ ہوں۔ ہمارے خاندان اور آپ کے خاندان میں تنبول وغیرہ اور باہمی شادیوں اور غمیوں میں شرکت وغیرہ ہر طرح کے تعلقات قائم تھے۔ اگر آج ہمارے سردار زندہ ہوتے۔ تو آپ اس دعوت سے انکار کر سکتے تھے۔ یہ باتیں سنکر حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ اچھا۔ ہم یہیں شب باش ہو جاتے ہیں اور احمدیوں کے گاؤں کی طرف آدمی بھیج دیا۔ کہ مولوی صاحبان اور وکیل صاحبان یہاں چلے آئیں۔ اور باقی احمدی وہیں رہیں۔ چنانچہ وہ سارے اصحاب رات تک آ گئے۔ اور حضرت اقدس نے قریباً ساری رات کاغذات متعلقہ مقدمہ کی دیکھ بھال میں وکلاء اور علماء کے ساتھ بیداری ہی میں بسر کی اور صبح دھاریوال پہنچ گئے اور مقدمہ کی تاریخ بھگتی۔

جب ہم ظہر و عصر کی نماز پڑھ چکے تھے اور سردارنی کی طرف سے شربت ہمیں پلایا گیا تھا۔ تو اس وقت کوئی ۵ بجے کا وقت ہوگا۔ ہم میں سے بعض نے شربت پینے سے عذر کیا۔ کہ ہم روزہ سے ہیں کیونکہ وہ دن ماہ رمضان کے تھے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ سفر میں روزہ جائز نہیں۔ آپ نے کیوں رکھا۔ جس پر روزہ داروں نے عذر کیا۔ کہ ہمیں علم نہ تھا۔ پھر حضور نے فرمایا۔ کہ روزہ چھوڑ دو اور شربت پی لو۔ یہ کوئی روزہ نہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ کہ اب تو دن قریب الختم ہے۔ روزہ اختتام تک پہونچا دینا ہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ پھر بھی آپ کو یہ روزہ تو رکھنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ فرض روزہ وہی ہوگا۔ جو مقیم ہونے کی حالت میں رکھا جائے گا۔ یہ سنتے ہی ہم سب روزہ داروں نے روزہ چھوڑ کر شربت پی لیا۔

سنہ ۱۹۰۵ء کے بعد قریب زمانہ کا ذکر ہے کہ جب جلسہ سالانہ اس مکان میں ہوا تھا۔ جو مہمان خانہ جدید کے طور پر نیا بنوایا گیا تھا۔ اور اس کا وقوع مسجد مبارک کے نیچے سے جو گلی مسجد اقصےٰ کو جاتی ہے۔ اس پر دائیں طرف ہے۔ اس مکان کی جانب جنوب مسجد اقصےٰ والی گلی ہے۔ اور اس کے شرق کی طرف قصر خلافت کو جانے والی گلی ہے۔ اسی جلسہ پر جمعہ کے روز حضرت اقدس نے جو وعظ فرمایا۔ وہ اس قدر لمبا ہو گیا۔ کہ ایک بج گیا۔ جب حضور نے وعظ ختم کیا۔ تو گھڑی دیکھ کر حضور نے فرمایا۔ کہ ایک بج گیا ہے اور ابھی مہمانوں نے کھانا بھی نہیں کھایا۔ اس لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ خطبہ جمعہ بالکل مختصر۔ اور قرأت بھی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھ کر جمعہ کرا دیں۔ تا کہ لوگ کھانا کھا لیں۔ یہ سنکر لوگ کچھ متذبذب سے ہو گئے۔ کیونکہ بھوک ایک طرف پیٹ میں گدگدیاں کر رہی تھی۔ اور دوسری طرف حضور کا ارشاد تھا۔ اس تذبذب کو حضرت اقدس نے محسوس کر لیا۔ اور فوراً ہی حکم دیدیا۔ کہ اول طعام بعد کلام اس پر عمل کر لو پہلے کھانا کھا لو۔ پھر جمعہ ہو تمام احمدی حاضرین نہایت خوشی سے طعام کی طرف چلے گئے۔ اور آپس میں باتیں کرتے جاتے تھے کہ حضور کو اپنے مریدوں کے جذبات و احساسات کا کس قدر خیال ہے۔

ایک شخص شاہدرہ میں امجد بٹ تھے۔ باوجود امام مسجد اور نابینا ہونے کے جمعہ کی نماز میری اقتدا میں پڑھا کرتے۔ اور ہر روز ہماری مجالس میں بیٹھتے۔ اور ان کو تبلیغ بھی ہوتی رہتی۔ اگرچہ انہوں نے ظاہری طور پر بیعت نہیں کی تھی۔ ہاں بعد میں انہوں نے پوشیدہ طور پر تحریری بیعت کر لی تھی۔ مگر یہ ذکر ابتدا کا ہے۔ انہوں نے ایک دفعہ مجھے مجبور کیا۔ کہ میں حضرت اقدس کو ان کی طرف سے ایک خط لکھوں (چونکہ وہ سخت درجہ کے ہوس یعنی کیمیاگری کے معتقد اور عامل تھے۔ کہ باوجود نابینا ہونے کے دوسرے ہم خیال پیدا کر کے ان سے سارا پھونک کا کام کرواتے۔ اور جو کچھ چیز تیار ہوتی۔ وہ لوگوں کو دکھاتے پھرتے کہ یہاں تک تو ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ اب تھوڑی سی کسر باقی ہے) جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ ہمیں وثوق سے یقین ہے۔ کہ علم کیمیاگری خدا کی ایک نعمت ہے۔ اور خدا کے اولیاء کے سوا یہ علم خدا کی طرف سے کسی اور پر نہیں کھولا جاتا۔ اور اولیاء اللہ سب کے سب یہ علم جانتے ہیں۔ اور آپ چونکہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ اس لئے آپ کو تو اس کا علم ہوگا۔ اس لئے براہ نوازش ہم کو کیمیا کا نسخہ بتا دیا جائے۔ چنانچہ حافظ صاحب کئی دن تک مجھ سے بااصرار اس قسم کا خط لکھنے پر قائم دائم رہے۔ تو آخر میں نے عرض کیا۔ کہ اگر آپ چاہیں۔ تو میں اس مضمون کا خط لکھ دیتا ہوں۔ کہ یا حضرت مجھے کیمیاگری کا شوق ہے جس پر میں مدت سے نقصان اٹھا رہا ہوں۔ اگر کیمیا کا علم صحیح ہے۔ تو آپ دعا کریں کہ میں اس شوق میں کامیاب ہو جاؤں۔ اور اگر یہ شوق پورا ہونے والا نہیں۔ تو دعا فرمائیں۔ کہ یہ خیال میرے دل سے محو ہو جائے۔ تا کہ میں نقصان سے بچ جاؤں۔ حافظ صاحب نے مان لیا۔ کہ اچھا اس طرح لکھ دو۔ چنانچہ میں نے خط لکھ دیا۔ اس کا جواب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے قلم سے آیا۔ کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ کیمیاگری جھوٹ ہے۔ حافظ صاحب سے کہدیں۔ کہ استغفار۔ لاحول اور درود کثرت سے پڑھیں۔ اس سے یہ خیال کیمیاگری کا دل سے نکل جائے گا۔ اس کے بعد میں ہمیشہ حافظ صاحب کو یاد کراتا رہا۔ کہ آپ یہ عمل کریں۔ مگر باوجود احمدی ہو جانے کے بھی وہ آخیر عمر تک اس شوق میں مبتلا رہے۔ اور میرے کہنے پر کہا کرتے کہ میں یہ عمل اس لئے نہیں کرتا۔ کہ مبادا میرے دل سے یہ خیال نہ نکل جائے۔ اور شوق رہنے کی حالت میں شاید کبھی کوئی نسخہ مل ہی جائے۔

دُنیا کا نیو آرڈر یا نظامِ نَو

جس بات کو کہے کہ کرونگا اُسے ضرور
ٹلتی نہیں وُہ بات خدائی یہی تو ہے

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

موجودہ جنگ کی ہنگامہ خیزیوں کے ساتھ ساتھ ایک بات جو بار بار سننے میں آتی ہے وہ نیو آرڈر یعنی نظامِ نَو ہے۔ جملہ متحارب ممالک واقوام کے راہ نما اپنی جنگی سرگرمیوں کی غرض وغائت اور منتہائے مقصود یہ قرار دیتے ہیں۔ کہ دنیا میں نیا نظام قائم کیا جائے گا۔ ہٹلر اور مسولینی کی تقریریں پڑھنے والے اصحاب کے کان اس جملہ سے بخوبی آشنا ہیں۔ ان دونوں کا دعوٰے ہے کہ ،، دنیا میں نیا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ مسولینی بحیرہ روم کے کناروں کے اردگرد پرانے رومن ایمپائر کی دوبارہ تعمیر کے خواب دیکھ رہا ہے۔ اور ہٹلر چاہتا ہے۔ کہ یورپ کی جملہ ریاستوں کی ایک یونین ہو۔ جس کی قیاوت کی باگ ڈور جرمنی کے ہاتھ میں ہو ان کے علاوہ ایک اور نیا نظام ہے۔ جو جاپانیوں نے قائم کرنے کا دعوٰے کر رکھا ہے۔ ۱۶ر فروری کو جاپانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے جنرل ٹوجو وزیراعظم نے کہا۔ کہ ”جاپان اصول اخلاق کی بناء پر باہمی اشتراک اور خوشحالی کا ایک نیا مستحکم نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جس میں ہر ایک ملک و قوم کو ایک موزون جگہ حاصل ہوگی“ ان کے اس نظام کا بنیادی پتھر یہ ہے۔ کہ مشرقی ایشیا تمام کا تمام ان کے کنٹرول اور اثر میں آجائے۔ اس کے علاوہ برطانی اور امریکی لیڈروں کے مونہہ سے بھی بار بار ایک نئے نظام کا چرچا سننے میں آرہا ہے۔

گویا دنیا کی موجودہ جنگ اور ہولناک تباہی کی تہ میں یہی ایک بنیادی چیز ہے۔ ہر بڑی طاقت اور ہر طاقتور ملک چاہتا ہے۔ کہ اپنا مجوزہ نظام دُنیا میں رائج کرے۔ اور اس طرح اپنے لئے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کے امکانات پیدا کرے۔ اور اس غرض کے حصول کے لئے ہر ایک اپنی پوری قوت صرف کر رہا ہے۔ سر دھڑ کی بازی لگ رہی ہے۔ جانیں بے دریغ موت کے گھاٹ اتاری جا رہی ہیں۔ اور روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ دُنیا میں اپنا سیاسی اور اقتصادی تفوق قائم کرنے کے لئے ہر قوم زیادہ سے زیادہ قربانیاں کر رہی ہے۔ اور شدید انقلابات رونما ہو رہے ہیں۔ اور ہونے والے ہیں۔

غرض دُنیا ایک عظیم الشان انقلاب کے دروازہ پر کھڑی ہے۔ گزشتہ سال ۲۵ر اکتوبر کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں مشہور مقالہ نگار پروفیسر گلشن رائے صاحب نے لکھا تھا۔ کہ اس جنگ کے دوران میں ہم ایک نئے نظام کے آغاز کے دروازہ پر کھڑے ہیں۔ اگرچہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ اس نظام کی صورت کیا ہوگی۔

دُنیا میں نیا نظام قائم کرنے کے ان دعوؤں سے بہت عرصہ قبل ایک ”نیا نظام“ دُنیا میں قائم کرنے کا اعلان اس زمانہ کے مرسل و مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا ایک کشف یوں بیان فرماتے ہیں:۔

”مَیں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ اور یقین کیا۔ کہ وہی ہوں۔ اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا۔ اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہوگیا ہوں۔ یا اس شے کی طرح جسے کسی دُوسری شے نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو۔ اور اسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو۔ یہاں تک کہ اس کا نام ونشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثناء میں میں نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی رُوح مجھ پر محیط ہوگئی۔ اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا۔ اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا۔ تو میرے اعضاء اس کے اعضاء اور میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی۔ میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں محو ہوگیا۔ اور مَیں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی ہے۔ اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے۔ اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا سو نہ تو میں ہی رہا۔ اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی۔ اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی۔ اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی۔ اور میں سر کے بالوں سے ناخنِ پا تک اس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر میں ہمہ تن مغز ہوگیا۔ جس میں کوئی پوست نہ تھا۔ اور ایسا تیل بن گیا۔ جس میں کوئی میل نہیں تھی۔ اور مجھ میں اور میرے نفس میں جدائی ڈال دی گئی۔ پس میں اس شے کی طرح ہوگیا جو نظر نہیں آتی۔ یا اس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے۔ اور دریا اس کو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اس حالت میں میں نہیں جانتا تھا۔ کہ اس سے پہلے مَیں کیا تھا۔ اور میرا وجود کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی۔ اور میں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے میرے سب اعضاء اپنے کام میں لگائے۔ اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔ چنانچہ اس گرفت سے میں بالکل معدوم ہوگیا۔ اور میں اس وقت یقین کرتا تھا۔ کہ میرے اعضاء میرے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے اعضاء ہیں۔ اور مَیں خیال کرتا تھا۔ کہ مَیں اپنے سارے وجود سے معدوم اور اپنی ہُویّت سے قطعاً نکل چکا ہوں۔ اب کوئی شریک اور منازع روک کرنے والا نہیں رہا۔ خُدا تعالےٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا۔ اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہوگیا۔ اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا۔ کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر مَیں نے منشائے حق کے موافق اس کی ترتیب اور تفریق کی۔ اور مَیں دیکھتا تھا۔ کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر مَیں نے آسمان دُنیا کو پیدا کیا۔ اور کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح۔ پھر مَیں نے کہا۔ اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے“

(کتاب البریہ صفحہ ۷۸-۷۹)

اس کی تشریح کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”نئے آسمان اور نئی زمین کا پیدا کیا جانا جو مَیں نے رویا میں دیکھا ہے۔ اس میں تائیدات سماوی وارضی کی طرف اور اصل مقصود کے مناسب حال اسباب پیدا کرنے اور ایسی فطرتوں کو وجود میں لانے کی طرف اشارہ ہے۔ جو صالحین طیبین میں شامل ہونے کی اہلیت رکھتے ہوں“

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

”ایک کشفی رنگ میں مَیں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا۔ اور مَیں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا۔ کہ دیکھو اب اس شخص نے خُدائی کا دعوٰے کیا ہے۔ حالانکہ اس کشف سے مطلب یہ تھا۔ کہ خُدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا۔ کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے“

(چشمۂ مسیحی صفحہ ۳۵)

پس دنیوی طاقتیں اور حکمران جو نیا نظام قائم کرنے کے درپے ہیں۔ وُہ وُہ نظام نہیں۔ جو دُنیا میں قائم ہونا مقدر ہو چکا ہے۔ بلکہ وُہ محض اس نظام کے لئے زمین تیار کرنے کا کام کریں گے۔ دُنیا میں آئندہ نظام وہی قائم ہوگا۔ جسے قائم کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اپنے مامور ومرسل کو مبعوث فرمایا۔ اور جیسا کہ آپ کے مندرجہ بالا کشف سے واضح ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ خود اس کام کو کرے گا۔ اور یہ ضرور ہو کر رہے گا:

نجات کا قرآنی نظریہ

عذاب جہنم غیر منقطع نہیں

پانچواں ثبوت

اب قرآن مجید سے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ دوزخ کا عذاب انسان کی اصلاح وتربیت کے لئے ہے۔ دوزخ ایک طرح کی تربیت گاہ ہے۔ (ا) دوزخ کے متعلق فرمایا۔ ھی مولٰکم (حدید ع) دوزخ تمہارا مددگار ہے یہ مدد علاج اصلاح اور تربیت کی صورت میں ہی ہو سکتی ہے۔ ورنہ اگر دوزخ کا عذاب ہمیشہ کیلئے ہو تو مدد کیسی۔ مدد تو اسی صورت میں تصور ہو سکتی ہے۔ کہ دوزخ کو تربیت گاہ کے طور پر مانا جائے۔ بیشک گناہ گار کیلئے دوزخ میں بہت دکھ ہے۔ لیکن یہی دکھ پاک وصاف کر کے جنت میں داخل ہونیکے قابل بنائیگا (ب) فرمایا واما من خفّت موازینہ فامّہ ھاویۃ (قارعہ ع ا) جس کے اعمال ہلکے ہوں گے۔ اس کی ماں "ہاویہ" یعنی جہنم ہوگی۔ اُم ماں کو کہتے ہیں اور ہر اس چیز کو بھی اُم کہا جاتا ہے۔ جو کسی چیز کے وجود یا اس کی تربیت یا اس کی اصلاح یا اس کی ابتدار کے لئے بطور اصل ہو۔ دوزخ کو ماں کے ساتھ کیا مشابہت ہے۔ یہ حکمت اور مشابہت ہمیں آسانی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اگر ہم ماں اور بچے کے تعلق پر غور کریں۔ بچہ ماں کے بطن میں ہمیشہ کے لئے نہیں رہتا۔ بلکہ اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ تکمیل اعضاء وقویٰ نہ ہو جائے۔ پھر ایک دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو ماں کی گود اس کے لئے تربیت گاہ اور نشو ونما کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ جب تک بچہ کمزور ہوتا ہے چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ ماں کی گود میں پرورش پاتا ہے۔ اسی طرح جہنم میں بھی انسان اسی وقت رہے گا۔ جب تک کہ اس کے روحانی قویٰ واعضاء کی نشو ونما کامل نہ ہو جائے۔ اور اس کے حواس میں دیدار الٰہی اور نعمار جنت کے مناسب حال صلاحیت نہ پیدا ہو جائے۔ پھر جس طرح دور ثانی میں ماں بچے کی تربیت کے لئے اپنی آغوش کھول دیتی ہے۔ اسی طرح گناہ گار کی تربیت کے لئے ہاویہ کی ضرورت ہے جس طرح ماں اپنے بچے کو اسی وقت تک گود میں رکھتی۔ اور اپنی چھاتیوں سے غذا پہونچاتی ہے جب تک کہ وہ کمزوری کی حالت سے نکل نہیں جاتا۔ اسی طرح دوزخ اسی وقت تک گناہ گار کو اپنی گود میں لئے رہے گا۔ جب تک انسان کے اعمال کی کمزوری باقی ہو۔ اور جب وہ دور ہو جائے گی۔ تو دوزخ کی غذائیں اور دوزخ کا علاج اس کے لئے بے معنی ہوگا۔ اور اسے جنت میں بھیج دیا جائے گا۔

چھٹا ثبوت

یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے (ا) وَمَا خلقتُ الجنَّ والانسَ الا لیعبدُون۔ میں نے سب کو اپنا عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ تاکہ انسان خدا تعالیٰ کی صفات کا کامل مظہر بن جائے۔ جیسا کہ حدیث نبوی میں ہے۔ ان اللّٰہ خلق آدم علےٰ صورتہٖ۔

(ب) فرمایا الّا من رّحِمَ رَبّکَ وَلِذالِکَ خلقھُم (ہود ع ۱۰) یعنے رحم کے لئے ہی خدا تعالےٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (ج) رَحمتی وسِعَت کلَّ شیئٍ (اعراف ع ۱۹) میری رحمت ہر ایک چیز پر وسیع ہے۔ دوسری جگہ فرمایا ربّنا وسعت کلَّ شیئٍ رحمۃً وَّ علماً (مومن ع ۱) اے ہمارے رب تو ہر ایک چیز کو اپنی رحمت اور علم کے ذریعہ احاطہ کئے ہوئے ہے۔ حدیث میں ہے۔ سبقت رحمتی غضبی میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔

پس جبکہ اللہ تعالےٰ کی رحمت ہر چیز پر وسیع ہے۔ خدا تعالےٰ نے رحم کے لئے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اس کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے۔ انسانی پیدائش کی حقیقی غرض یہ ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کا عبد بن جائے۔ تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ انسان ہمیشہ کے لئے دوزخ میں پڑا جلتا رہے۔ اگر یہ عذاب غیر محدود زمانہ کے لئے ہو۔ تو انسانی پیدائش کی مذکورہ اغراض باطل ہو جاتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جس غرض کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ ہمیشہ کے لئے اس سے محروم نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ جن کو اپنی صفات غضبیہ کے ماتحت عذاب دے گا۔ ان کو اپنی صفات رحم وعفو سے نوازے گا۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے۔ اور آخر کار سب پر رحم کیا جائے گا۔ خدا کی رحمت مکمل ہوگی۔ اور انسان کی پیدائش کی غرض پوری ہوگی۔ اور ہر انسان وہیں جا پہونچے گا جہاں کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

عذاب جہنم کا فلسفہ

مزید براں مذکورہ آیات سے ظاہر ہے۔ کہ قرآنی نظریہ نجات میں دوزخ کا عذاب بھی خدا تعالےٰ کی رحمت ہی ہے۔ کیونکہ جو سزا یا تکلیف اصلاح کا ذریعہ ہو وہ رحمت کا ہی ظہور ہوتی ہے جیسے استاد کی سزا یا جیسے مادر مہربان کی سزا۔ یا شفاخانہ کا اپریشن۔ یا کڑوی دوائیاں۔ کوئی ان سزاؤں یا تکالیف کو ظلم نہیں کہتا۔ استاد کو کوئی برا نہیں کہتا۔ ماں باپ کو کوئی ظالم نہیں قرار دیتا۔ ڈاکٹر کو تو بسا اوقات فیس دیکر اپریشن کرایا جاتا ہے۔ پھوڑے کو چیرنا پھاڑنا بظاہر عذاب کے رنگ میں نظر آتا ہے لیکن ایسی حالت میں بھی رحم ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کا غضب بطور اصلاح ہے نہ کہ دکھ دینے کے لئے۔ پس اس نقطۂ نظر کی رو سے کوئی بندہ خواہ وہ دوزخ میں ہی ہو۔ ایک سیکنڈ کے لئے بھی خدا تعالےٰ کی رحمت سے باہر نہیں ہو سکتا ہر وقت وہ اس کی رحمت کے سایہ کے تحت ہوتا ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ کا فیضان ربّانیت کسی حال میں بھی بند نہیں ہوتا۔ لیکن عذاب کو دائمی ماں کر یہ صورت باقی نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ہم نے رحم کے لئے ہی انسان کو پیدا کیا۔ اور میری رحمت ہر چیز پر وسیع ہے یہانتک کہ میرے غضب (دوزخ) پر بھی حاوی ہے

عبدالقادر از لائل پور

امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ میں شریک ہونیوالوں کی فہرست

قادیان:۔ ۱۱۴۔ استانی امۃ العزیز صاحبہ بی اے۔ بی۔ ٹی۔ ۱۱۵ استانی صفیہ بیگم صاحبہ۔ ۱۱۶۔ امینہ بیگم صاحبہ۔ ۱۱۷ عنایت بیگم صاحبہ۔ ۱۱۸ سردار بیگم صاحبہ۔ ۱۱۹ کنیز فاطمہ صاحبہ۔ ۱۲۰ زینب بیگم صاحبہ۔ ۱۲۱ ربیعہ بیگم صاحبہ۔ ۱۲۲۔ صادقہ بیگم صاحبہ۔ ۱۲۳۔ امۃ السلام صاحبہ ۱۲۴۔ صدیقہ بیگم صاحبہ۔ ۱۲۵ رحمت النساء صاحبہ ۱۲۶۔ خالدہ خانم صاحبہ ۱۲۷ سعیدہ بیگم صاحبہ ۱۲۸ منظور فاطمہ صاحبہ۔ ۱۲۹ امۃ الحمید صاحبہ۔ ۱۳۰ فاطمہ بیگم صاحبہ۔ ۱۳۱ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ ۱۳۲ عزیزہ اختر درجہ ثالثہ۔ ۱۳۳ سارہ بیگم صاحبہ درجہ ثالثہ ۱۳۴ عائشہ بیگم صاحبہ " ۱۳۵ مسعودہ اختر صاحبہ " ۱۳۶ نصیرہ بیگم صاحبہ " ۱۳۷ میمونہ صوفیہ صاحبہ۔ ۱۳۸۔ صاحبزادی طاہرہ بیگم صاحبہ۔ ۱۳۹ " محمودہ بیگم صاحبہ۔ ۱۴۰ " امۃ العزیز بیگم صاحبہ ۱۴۱۔ استانی سعید۔ صفیہ بیگم صاحبہ۔ ۱۴۲۔ عارفہ بیگم صاحبہ۔ ۱۴۳ مسعودہ بیگم صاحبہ دہم۔ ۱۴۴ حبیبہ بیگم صاحبہ ۱۴۵ ناصرہ بیگم صاحبہ۔ ۱۴۶ منصورہ فاطمہ صاحبہ ۱۴۷۔ عابدہ بیگم صاحبہ۔ ۱۴۸ حمیدہ بیگم صاحبہ ۱۴۹ حکمت اللہ صاحبہ۔ ۱۵۰ اسلیمہ بیگم صاحبہ ۱۵۱ بشریٰ بیگم صاحبہ۔ ۱۵۲ مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل۔ ۱۵۳ مولوی محمد نذیر صاحب۔ ۱۵۴۔ مولوی عطاء الرحمٰن صاحب۔ ۱۵۵ مولوی محمد شاہزادہ صاحب۔ ۱۵۶۔ ماسٹر مہدی صاحب الور۔ ۱۵۷ حکیم عبداللطیف صاحب تاجر کتب۔ ۱۵۸ سردار احمد جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ۔ ۱۵۹ صدیق احمد جماعت ہفتم دارالعلوم۔ ۱۶۰ ایم محمد یونس کاکاخیل۔

سکھر ۱۶۱ السید افتخار حسین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل۔ ۱۶۲۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ہیچر۔

سرینگر: ۱۶۳۔ خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب ۱۶۴۔ مولوی احمد اللہ صاحب۔ ۱۶۵۔ مولوی عبدالغفور صاحب ۱۶۶۔ ماسٹر محمد حیات صاحب

ناظر تعلیم وتربیت قادیان

وصیتیں

نمبر ۶۱۱۸ - منکہ غلام فاطمہ زوجہ محمد عبداللہ قوم جٹ رندھاوا عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۶ جنوبی ڈاک خانہ بھاگٹ نوالہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے ۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد میری وفات کے وقت ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰ قیمت زیور جو فروخت کرکے میں نے اپنے خاوند کا قرضہ اتارا وہ میرے خاوند کے ذمہ ہے -/۸۰ ۔ الامۃ غلام فاطمہ نشان انگوٹھا ۔ گواہ شد ایم ۔ رحمت اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ چک ۸۶ جنوبی گواہ شد ۔ محمد عبداللہ خاوند موصیہ ۔

نمبر ۶۱۱۷ - منکہ محمد اسحٰق مستری ولد مستری محمد دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ فٹر عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن گجو چک ڈاکخانہ تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں اسوقت میں ملٹری میں فٹر کے طور پر ملازم ہوں میری تنخواہ فی الحال -/۴۶ روپے ہے ۔ میں اسمیں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا ۔ اس آمد میں جو اضافہ ہوگا اس کا بھی حصہ ادا کرونگا ۔ میرے بعد اگر کوئی جائیداد ہو ۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ العبد ۔ محمد اسحٰق بقلم خود ۔ گواہ شد عبداللہ جنڈ و ساہی بقلم خود ۔ گواہ شد فضل الٰہی بشیر بقلم خود متعلم جامعہ احمدیہ ۔

نمبر ۶۱۲۳ - منکہ قاضی منظور الحق ولد قاضی عبدالمجید صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی سکنہ قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۳/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے ۔ میری ماہوار تنخواہ اسوقت مبلغ -/۱۳۰ روپے ہے ۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہوسکے تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ العبد ۔ قاضی منظور الحق بقلم خود دارالانوار قادیان ۔ گواہ شد (ڈاکٹر) سراج الدین بقلم خود ۔ گواہ شد ۔ ڈاکٹر قاضی محمد منیر امیر جماعت احمدیہ امرتسر ۔ گواہ شد ۔ محمد یعقوب قیس مہاجر قادیان ۔

نمبر ۶۱۲۷ - منکہ خورشید احمد ولد جناب بابو سلامت علی صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ خاکسار کی کل جائیداد اسوقت -/۴۴۰ روپے ہیں ۔ اس رقم کے متعلق اور اس کے علاوہ بوقت وفات میری جتنی بھی جائداد ثابت ہو اسکے متعلق بھی میں وصیت کرتا ہوں کہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اسوقت میری ماہوار آمدنی کوئی نہیں ۔ البتہ قبلہ والد صاحب کی طرف سے کچھ رقم بطور جیب خرچ ملتی ہے جو معین نہیں ہے ۔ میں اس رقم کا ۱/۱۰ حصہ اور اسکے علاوہ آئندہ جو کچھ بھی میری ماہوار آمدنی ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں تاحیات ادا کرتا رہونگا انشاء اللہ تعالیٰ ۔ والسلام ۔ العبد خورشید احمد بھاٹی گیٹ محلہ پٹر نگاں لاہور ۔

گواہ شد ۔ برکت علی عفی عنہ جوائنٹ ناظر بیت المال

گواہ شد ۔ فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال ۔

نمبر ۶۱۲۶ - منکہ زینب بی بی زوجہ پیر محمد قوم گوندل عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچے حال قادیان ڈاک خانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میں بیان کرتی ہوں کہ سوائے حق مہر مبلغ تین صد روپیہ کے میری کوئی جائیداد نہیں ۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف کرتی ہوں ۔ اسکے علاوہ میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہو ۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں وصیت کردہ حصہ میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف

اعلانِ نکاح

چوہدری فضل کریم خانصاحب ایم ۔ ای ۔ سی ۔ آر لکھنؤ چھاؤنی کا نکاح ۔ محترمہ امۃ الحی بیگم صاحبہ بنت خان محمد الطاف خانصاحب مرحوم محلہ دارالفضل قادیان سے ایکہزار روپیہ مہر پر ۱۵ اپریل کو بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں پڑھا ۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ۔

خاکسار علی محمد اجمیری قادیان

اعلان

اخبار الفضل مجریہ ۱۱ اپریل میں اشتہار بعنوان "ایک عمدہ مضبوط مکان برائے فروخت" میں قیمت بھی درج ہے قارئین کرام اس قیمت کو غلط تصور فرماویں ۔ قیمت بالمشافہ طے کی جاسکتی ہے ۔ میاں محمد ایوب محلہ دارالرحمت قادیان ۔

الفضل کا خطبہ نمبر ڈیڑھ روپے میں

الفضل کے خطبہ نمبر کے ایک سو پرچے ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ کے حساب سے جاری کرنے کے متعلق قبل ازیں اعلان کیا جاچکا ہے ۔ اب بہت تھوڑی گنجائش باقی رہ گئی ہے ۔ لہذا مستحق اصحاب جلد توجہ فرماویں ۔ احمدی احباب اپنے غیر احمدی اعزہ کے نام بھی اس قیمت پر خطبہ نمبر جاری کراسکتے ہیں ۔

مینجر الفضل

ضروری گذارش

الفضل مورخہ ۱۵ و ۱۶ اپریل میں ان اصحاب کی فہرست شائع ہوئی ہے جن کا چندہ الفضل ختم ہوچکا ہے یا ۲۰ مئی تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ۔ تمام احباب سے مؤدبانہ التماس ہے کہ یکم مئی تک چندہ ارسال فرماکر ممنون فرمائیں ۔ جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوا ۔ انکی خدمت میں یکم مئی کو "وی ۔ پی" ارسال کردئے جائیں گے ۔

خاکسار مینجر

وی پی وصول کرنا اخلاقی فرض ہے

ہم کئی بار کے اعلانات کے بعد اور دوستوں سے بار بار عرض کرکے کہ اگر "وی ۔ پی" رکوانا ہو ۔ تو اطلاع دے دیں ، وی ۔ پی بھیجتے ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود بعض دوست وی ۔ پی وصول نہیں کرتے ۔ ہم ایسے اصحاب کے متعلق سوائے اسکے اور کیا عرض کریں کہ انہیں اپنے جماعتی پریس کی تقویت کا کوئی احساس نہیں ۔ وی پی وصول کرنا اخلاقی فرض ہے ۔ جو دوست وی ۔ پی واپس کردیتے ہیں ۔ وہ خواہ سمجھیں یا نہ سمجھیں ۔ لیکن وہ ایک اخلاقی فرض کی ادائیگی سے کوتاہی کرتے ہیں ۔

مینیجر

کرادوں۔ وہ وصیت کردہ حصہ سے منہا کیجاویگی میرا مہر اسوقت تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ العبد۔ زینب بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ پیر محمد بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ سید لال شاہ احمدی امیر جماعت احمدیہ آنبہ ضلع شیخوپورہ۔

نمبر ۶۱۳۱ منکہ محمد اشرف ولد چوہدری غلام رسول قوم انگ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۲۸ ۱/۴۲ ساکن چک پنیار ڈاکخانہ بھلوالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا پیشہ ملازمت ہے اور ماہوار آمدنی -/۲۵۰ روپے ہے۔ اس میں سے دس فیصدی کے حساب سے انشاء اللہ ماہوار ادا کرتا رہونگا۔ نیز وعدہ کرتا ہوں کہ اگر اس آمدنی میں اضافہ ہوا تو مذکورہ شرح سے چندہ بھی ادا کرتا رہونگا۔ نیز اگر اس دوران میں کوئی غیر منقولہ جائیداد پیدا کروں تو میں انجمن احمدیہ قادیان کو اطلاع دونگا۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ محمد اشرف بقلم خود سیکنڈ لفٹیننٹ آر۔ آئی۔ اے۔ ایس۔ جبل پور۔ گواہ شد اللہ بخش ولد میراں بخش سکنہ چک ۹ پنیار گواہ شد۔ مہر دین بقلم خود چک ۹ پنیار۔

نمبر ۶۱۳۲ منکہ طالعہ بی بی زوجہ مبارک علی صاحب قوم جٹ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن دیالگڑھ ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۳/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر یکصد روپیہ ہے۔ اس میں سے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

زیور بالکل نہیں ہے۔

الامتہ۔ طالعہ بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ مستری محمد دین بقلم خود سکرٹری۔ گواہ شد (چوہدری) مبارک علی بقلم خود خاوند موصیہ۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کمپیوٹر Computor

کی ایک عارضی اسامی کو پُر کرنے کیلئے ۱۸ ۵/۴۲ تک مجوزہ فارم پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ یہ اسامی مسلمانوں کے لئے ریزرو ہے اور تنخواہ مقررہ -/۲۳۰ ماہوار ہے۔ فہرست انتظاریہ کیلئے البتہ ہر قوم کے لوگ درخواستیں دے سکتے ہیں۔ عمر ۱۶/۲ ۱۹۴۲ کو چالیس سال سے متجاوز نہ ہونی چاہیئے صرف وہی لوگ درخواستیں دیں جو مکمل علمی اور ٹیکنیکل اوصاف کے حامل ہوں اور کسی منظور شدہ کالج یا یونیورسٹی سے انجینئرنگ کی ڈگری یا اس کے مترادف سول یا سٹرکچرل انجینئرنگ کا ڈپلومہ رکھتے ہوں۔ ان درخواست کنندگان کو ترجیح دیجائیگی۔ جو پل اور تعمیری سٹیل ورک کا عملی تجربہ رکھتے ہوں۔

پوری تفصیلات ڈپٹی چیف انجینئر برجز نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کے نام ایسا لفافہ آنے پر مہیا کی جاسکتی ہیں۔ جسپر ٹکٹ چسپاں ہو اور اپنا پورا پتہ درج ہو۔ اور اس کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ لکھنے چاہئیں۔ "کمپیوٹر کی خالی اسامی"

چیف انجینئر لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۶ اپریل برما کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ ٹنگوئی کے جنوب میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ اتحادی فوجیں تیجانگ کے قریب مورچہ بند ہو گئی ہیں۔ سوہیلا کے محاذ پر دشمن کا دباؤ جاری ہے۔ چینی فوجیں سخت مزاحمت کرتی ہوئی آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ جاپانیوں نے اس محاذ پر پیراشوٹ بھی اتارے۔ جاپانی فوجیں شہر یدسٹی میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔

دہلی ۱۶ اپریل۔ نوشکی اور زاہدان کے مابین ریلوے لائن مکمل ہو گئی ہے۔ گویا ایران اور ہندوستان اب ریلوے کے ذریعہ ایک دوسرے سے مل گئے ہیں۔

دہلی ۱۶ اپریل حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان کی نیوی کا جہاز انڈس دشمن کی بمباری کی وجہ سے ڈوب گیا۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

واشنگٹن ۱۶ اپریل۔ امریکن ہوائی جہازوں نے آسٹریلیا سے اُڑ کر فلپائن میں جاپانی اڈوں پر سخت بمباری کی۔ جاپانیوں کے گولہ بارود کے ذخائر اڑا دیئے گئے۔ چار جاپانی جہاز ڈوب گئے۔ اور اس کے بہت سے ہوائی جہازوں کو نقصان پہنچا۔ امریکن ہوائی جہاز واپس آتے ہوئے کئی امریکن افسروں کو فلپائن سے واپس لے آئے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ آج پارلیمنٹ میں بعض ممبروں نے ملایا اور سنگاپور کے متعلق بعض سوالات کئے۔ مگر حکومت نے کوئی مزید بیان دینے سے انکار کر دیا۔

لنڈن ۱۶ اپریل آج دارالعوام میں سوال کیا گیا۔ کہ ہندوستان میں مقیم یورپین لوگوں کی عیش پسندیوں پر کیا پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ اور کلکتہ میں کتنی گھوڑدوڑیں ہوئیں وزیر ہند نے کہا۔ کہ یہ سب غلط فہمیاں ہیں۔ میں اس کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہوں۔

دہلی ۱۶ اپریل۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی جگہ فیڈرل کورٹ میں بمبئی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کام کریں گے آپ نے چارج لے لیا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کے بے نامی ایکٹ کے متعلق اپیل کی سماعت ۲۸ اپریل کو ہوگی۔

ماسکو ۱۶ اپریل۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سمولنسک کے محاذ پر انہوں نے دشمن سے دو مزید گاؤں واپس لے لئے ہیں۔ نیز کچھ سامان جنگ پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ وسطی محاذ پر جرمن فوجوں نے ایک دن میں اٹھارہ جوابی حملے کئے۔ مگر سب ناکام کر دیئے گئے۔ شمالی مغربی محاذ پر بھی تمام جرمن حملے ناکام کر دیئے گئے۔ اور ان کے ایک قلعہ بند مورچہ پر قبضہ کر لیا گیا۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت فرانس میں قریباً تین لاکھ پچاس ہزار جرمن فوج موجود ہے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ فرانس کی نئی وزارت آج مکمل ہو جائے گی۔ تمام وزراء لاوال خود منتخب کرے گا۔ حکومت امریکہ نے حکم دیا ہے۔ کہ غیر مقبوضہ فرانس میں بسنے والے تمام امریکن واپس آجائیں۔ جو جہاز سامان خورد و نوش لے کر فرانس جا رہے تھے انہیں نیویارک کی بندرگاہ میں روک لیا گیا ہے۔

کیپ ٹاؤن ۱۶ اپریل ایک سرکردہ برطانی فوجی افسر نے بیان میں کہا۔ کہ جنوبی افریقہ عنقریب جنگ کا اہم مرکز بننے والا ہے۔ اور ممکن ہے۔ امریکہ جنوبی افریقہ کو اڈہ بنا کر جاپان کے خلاف لڑائی کرے۔ اور اس طرح کیپ ٹاؤن جنگی سرگرمیوں کا مرکز بن جائے گا۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ جاپان گورنمنٹ اس بات پر آمادہ ہو گئی ہے کہ ملایا، سنگاپور سماٹرا۔ جاوا۔ برما اور دیگر علاقوں میں جو برطانی یا ہندوستانی قید ہیں۔ ان کی فہرست حکومت برطانیہ کو دیدے۔

دہلی ۱۶ اپریل سر شنکھم چیٹی کو بحرالکاہل کی وار کیبنٹ کا ہندوستان کی طرف سے نمائندہ مقرر کیا جائے گا۔ اور آپ اب اسی حیثیت سے امریکہ واپس جائیں گے۔

کینبرا ۱۶ اپریل جنوب مغربی بحرالکاہل کی اتحادی فوجوں کا سپریم کمانڈر جنرل میکارتھر کو بنایا گیا ہے۔ پہلے اس عہدہ پر جنرل ویول تعینات ہوئے تھے۔

انقرہ ۱۶ اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ ہٹلر ان دنوں جنرل سٹاف سے اہم مشوروں میں مصروف ہے۔ ہٹلر اور مسولینی بہار کا حملہ یکم مئی کو شروع کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جنرل سٹاف کی رائے یکم جون کو شروع کرنے کی ہے۔ ہٹلر اور مسولینی اس لئے جلدی چاہتے ہیں۔ کہ انہیں خطرہ ہے۔ کہ اگر اتحادیوں نے یورپ میں ان کے لئے دوسرا محاذ جنگ قائم کر دیا۔ تو پھر یورپ پر قبضہ رکھنا مشکل ہو جائے گا۔

دہلی ۱۶ اپریل وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل کے ہندوستانی ممبروں کی تعداد میں اضافہ ہونے والا ہے۔ عنقریب کم سے کم ایک ہندوستانی ممبر کا اضافہ کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ آج ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانیہ میں ۳۱ لاکھ ۵۰ ہزار فوج تیار موجود ہے۔ جو ہر قسم کے جدید ترین آلات حرب سے مسلح ہے۔ بیس لاکھ ہوم گارڈ اس کے علاوہ ہیں۔ امریکن۔ فرانسیسی اور پولینڈ کی جو فوجیں اس وقت برطانیہ میں موجود ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ فرانس میں جرمن فوج کی کمان اب ایک ایسے جرنیل کے ہاتھوں میں دی گئی ہے۔ جو جرمنی کے ماہر ترین جرنیلوں میں شمار ہوتا ہے۔ اور جو ہالینڈ پر جرمن حملہ کے وقت جرمن فوجوں کا کمانڈر تھا۔ مقصد یہ ہے۔ کہ باہر سے اگر جرمن مقبوضات پر حملہ کا خطرہ ہوا۔ تو وہ مدافعت کر سکے۔ اس کے علاوہ مڈغاسکر اور ڈاکر پر بھی جرمنوں کی نظریں ہیں۔

ملبورن ۱۶ اپریل۔ امریکن طیاروں نے خلیج منیلا میں جاپانی بیڑے پر زبردست حملہ کیا۔ آٹھ جاپانی جنگی جہاز۔ کروزر۔ اور ٹرانسپورٹ جہاز ڈوب گئے۔

لنڈن ۱۶ اپریل آزاد فرانسیسی حکومت نے فرانسیسی ملاحوں سے اپیل کی ہے۔ کہ جو جہاز ان کے قبضہ میں ہیں انہیں خود ہی ڈبو دیں۔ کیونکہ لاوال عنقریب فرانسیسی بیڑا جرمنی کے حوالہ کرنے والا ہے۔

قاہرہ ۱۶ اپریل سر کرپس آج یہاں پہونچے۔ اور کہا کہ میں رپورٹ جنگی کابینہ کو ارسال کر چکا ہوں۔ پارلیمنٹ میں خود جا کر ایک بیان بھی دوں گا۔ ہندوستان کی پوزیشن اب بالکل صاف ہو چکی ہے۔ اور مستقبل بالکل محفوظ ہے۔ یہاں آپ نے نحاس پاشا سے بھی ملاقات کی۔ اور وائسرائے ہند کو تعاون کے لئے شکریہ کا پیغام ارسال کیا۔

لنڈن ۱۶ اپریل وزیر خارجہ نے آج پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ ہندوستان کے متعلق قرطاس ابیض اگلے ہفتہ شائع کر دیا جائے گا۔ اور سر کرپس کے یہاں پہنچنے پر بحث ہو سکے گی۔

کلکتہ ۱۶ اپریل۔ بنگال گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ کوئی ٹرانسپورٹ گاڑی بغیر اجازت کلکتہ سے باہر نہیں لے جائی جا سکتی۔

دہلی ۱۶ اپریل مسٹر جناح نے جو مسلم لیگ سول ڈیفنس کمیٹی مقرر کی ہے اس کے صدر نواب محمد اسماعیل خانصاحب ہیں۔ کمیٹی ۲۲ اپریل سے ہندوستان کے دورہ پر روانہ ہوگی۔ اور اڑھائی ماہ میں دورہ ختم کرے گی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی